سوال

(180) کیا اس کو بروز قیامت بھی سزا ہوگی؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید نے زنا کاری شراب خوری کرنے کے جرم میں اپنی برادری میں اپنے گناہوں کی دنیاوی سزا پائی یا گورنمنٹ کی عدالت میں اپنے گناہوں کے جرم میں سزا پائی لیکن جیل میں گیا یا جرمانے کا روپیہ ادا کیا۔ تو کیا اس کو بروز قیامت بھی سزا ہوگی۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث شریف میں ہے۔ الحدود کفارات۔ شرعی سزائیں کفارہ ہیں۔ برادری اور انگریزی سزا کی بابت ایسا ارشاد نہیں آیا۔تاہم دل سے توبہ کرے تو بخشش کی امید ہے۔ ان شاء اللہ

تعاقب پر تعاقب در دعوت ختنہ

25 رجب 1330 ہجری کے پرچہ اہل حدیث میں مولوی محمد اسحاق صاحب کا تعاقب ددرباہ دعوت ختنہ کے شائع ہوا ہے دعوت ختنہ مستحب نہیں بلکہ ناجائز ہے۔ خاکسار کا کچھ اس میں کلام ہے۔ میرے ناقص خیال میں اگر دعوت ختنہ میں اگر کوئی ناجائز کام نہ ہو تو اس کی اجابت مستحب اور جائز ہے۔ جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ختنہ کی دعوت کو دعوات مستحبہ میں بیان کیا ہے۔

قال اصحابنا وغیرہم الضیافات ثمانیة انواع الولیمه للعرس والخرس للولارۃ والاعزار للختان والوکیر بلبناء والنقیعة لقدوم المسافر والعقیقة یوم سابع الولاوۃ والوضیمة الطعام عند المصیبة ولامادبة الطعام بلا سبب

ترجمہ۔ علمائے شافعیہ وغیرہ فرماتے ہیں۔ دعوتیں آٹھ قسم پر ہیں۔ دعوت ولیمہ دعوت خرس اولاد پیدا ہونے کے وقت اور دعوت اغدار ختنہ کے وقت اور دعوت وکیرہ۔ مکان کی تعمیر کے وقت اور نقیعہ مسافر کی آمدورفت عیقفہ ولادت کے بعد ساتویں دن اور وضیمہ مصیبت کے وقت ارمادبہ بغیر کسی سبب کے اور نیز دعوت ختن کی اجازت عمومیت مسلم کی حدیث سے فلیجب عرسا کان او نحوہ ثابت ہے اور کان عبد اللہ یاتی دعوات فی العرس وغیرہ العرس۔

ترجمہ۔ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاتے تھے۔ ولیمہ کی دعوت میں اور جو ولیمہ کے سوا ہے۔ پس نحوہ اور غیر العرس کا کلمہ دعوات مذکورہ کو شامل ہے۔ جن میں ختنہ کی دعوت بھی وارد ہے۔ اور نیز جمہور علماء اس بات پر ہیں کہ ختنہ کی دعوت یعنی مستحب ہے۔ چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فقال مالك والجمهور لا تجب الاجابة اليها

ترجمہ۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور علماء فرماتے ہیں۔ ولیمہ کے سوا جو دعوتیں ہیں۔ ان کا قبول کرنا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ زیرانکہ علماء کا اختلاف صرف وجوب اور عدم وجوب میں ہے۔ نہ مستحب اور عدم مستحب میں پس استحباب کے تو ضرور ہی قائل ہیں۔ ہاں اتنا ضرور خیال ہو کہ دعوت ولیمہ یا ختنہ کی بدعات سے اور فسق وفجور کے کاموں سے خالی ہو۔ ورنہ تو دعوت کا قبول کرنا جائز نہیں ہے۔ پس ان بالا دلیلوں سے یہ امر واضح ہوا کہ مفتی ماہر کا حکم دعوت ختنہ کی مستحب ہے۔ پس ان کا کھانا جائز ہے۔ یسلم بالصدق اور متعاقب کا فرمانا دعوت ختنہ کی مستحب نہیں ہے۔ بلکہ ناجائز ہے۔ غیر مقبول ہے۔ (2 رمضان 1330 ہجری) (خاکسار محمد فیض اللہ از مدرسہ دارالہدیٰ۔ سنت آباد سکھر سندھ)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]()

جلد 2 ص 142

محدث فتویٰ